رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD No L 5254

الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ”
سہ ماہی ۶ ”
ماہوار ۲/۱-۲ ”

یوم شنبہ

۲۱ ذی الحجہ ۱۳۶۸ھ فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۳	۱۵ اخاء ۱۳۲۸ ھش	۱۵ اکتوبر ۱۹۴۹ء	نمبر ۲۳۶

پاکستان مسلمانوں کی آزادی کا مظہر ہے اور عالم اسلام کی مشترکہ فتح کا ترجمان ہے

اپنے اندر خالدؓ اور طارقؒ جیسا فرض و یقین کا جذبہ پیدا کیجئے

کوئٹہ ۱۴ اکتوبر۔ آج پاکستان کے گورنر جنرل والا حضرت الحاج خواجہ ناظم الدین نے اسٹاف کالج کوئٹہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ پاکستان مسلمانوں کی آزادی کا مظہر ہے۔ اور عالم اسلام کی مشترکہ فتح کا ترجمان ہے۔ لہٰذا اسکی بہبود ایک مشترکہ ذمہ داری ہے۔ اور اس اسلامی سرزمین کی فوج ہونے کی حیثیت سے آپ اس کے دفاع کے خاص طور پر ذمہ دار ہیں۔ اور میری اس ملاقات نے مجھے اور بھی زیادہ یقین دلا دیا ہے۔ کہ پاکستان آپ پر بھروسہ کر سکتا ہے۔ آپنے فرمایا یہ کہنا بالکل بجا ہے۔ کہ ہز سوئیز کے اس طرف اسٹاف کالج کوئٹہ اپنی قسم کا بہترین کالج ہے۔ یہ کالج اپنی شاندار عمارت اور دیگر سہولتوں کی وجہ سے ایک مثالی جگہ ہے۔ یہاں آپ کے استفادہ کے لئے ایک کتب خانہ ہے۔ جس میں فوجی موضوعات پر تمام اہم کتابیں موجود ہیں۔ نیز ان لڑائیوں کا ریکارڈ موجود ہے۔ جو انڈین آرمی نے گذشتہ سو سال کے اندر لڑی ہیں۔ اور اس فوج کے حاصل کئے ہوئے وہ سبق بھی جو اس نے ہر طرح کے مقاموں پر اور ہر طرح کے حالات کے تحت کی مہموں سے حاصل کئے۔ یہ کتب خانہ معلومات ہدایت اور وجدان کا ایک حقیقی خزانہ ہے۔ اس کے علاوہ گذشتہ جنگ عظیم میں جن جرنیلوں کی قیادت میں اتحادی فوجوں کو فتح حاصل ہوئی۔ ان میں کافی تعداد ایسے جرنیلوں کی تھی۔ جنہیں اس کالج میں تربیت ملی تھی۔ میں آپ کے اس جوش اور جذبہ کی قدر کرتا ہوں۔ جس کے ساتھ آپ اپنی آئندہ کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی تیاری کر رہے ہیں۔ آپ شاندار روایات کے وارث ہیں۔ آپ کا فرض ہے کہ نہ صرف ان روایات پر پورے اتریں۔ بلکہ ان روایات کو ترقی دیں۔ اور ان روایات میں مزید شاندار بابوں کا اضافہ کریں۔ بلاشبہ یہ ایک گراں ذمہ داری ہے۔ لیکن آپ کو ایک بڑی سہولت حاصل ہے۔ آپ کے پاس بڑے عمدہ آدمی موجود ہیں۔ جو دنیا کے جنگی میدانوں میں اپنی بہادری کا ثبوت دے چکے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے شمالی افریقہ کے ریگستانوں میں دنیا کی بہترین سپاہ کو شکست دی تھی۔ انہی آدمیوں میں سے آپ کو ایک مستعد فوج کی تشکیل کرنی ہے ہم مستقل طور پر ایک بڑی فوج رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ اور ایک امن پسند قوم ہونے کی وجہ سے چونکہ بین الاقوامی اشتراک عمل ہمارے لئے ضروری ہے۔ اسی لئے ہم کوئی فوج رکھنا نہیں چاہتے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم اپنے ملک کے تحفظ کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتے۔ ہم فوج کو کتنا بھی برا کیوں نہ سمجھیں۔ مگر اس حقیقت کو فراموش نہیں کر سکتے۔ کہ کمزوری اب بھی حملہ آور قوموں کے لئے وجہ تحریص ہے۔ لہٰذا ہم اپنی مالی حیثیت کے مطابق اپنا تحفظ کرنے اور اپنے عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کے دوہرے فرض سے صرف اسی صورت میں عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ کہ ہمارے پاس ایک چھوٹی سی منظم اور مستعد فوج ہو۔ اسلحہ اور گولہ بارود کی ... آپ کو دوچار ہونا پڑا تھا ... ہوا کیا جا رہا ہے۔ آپ کو وہ سب کچھ فراہم کر دیا جائے گا۔ جو ایک جدید ... روایات کے وقت درکار ہوتا ہے۔ اب یہ آپ کا کام ہے۔ کہ آپ وہ فنی معیار قائم کریں۔ جو دوسری قوموں کے ... رشک ہو۔ پاکستان کے باشندوں کو اپنی مسلح افواج پر فخر ہے۔ آپ نے اپنے مختلف مفوضہ فرائض کو ... خوش اسلوبی سے سرانجام دیا ہے۔ وہ اسے بنظر استحسان دیکھتے ہیں۔ آپ عوام کی فوج ہیں۔ آپ کی صفیں ... سو آدمیوں کے لئے ہی نہیں ہیں۔ بلکہ معاشرہ کے ہر طبقہ کا فرد ان میں شامل ہو سکتا ہے۔ تقریر کے آخر میں والا حضرت ... پاکستانی فوج کو قومی بنانے کا کام جتنا ترقی کرتا جا رہا ہے۔ خالی عہدوں کو پر کرنے کے لئے پاکستانی افسران پر اتنی ہی ... ہوتی جاتی ہیں۔ آپ کو اس کا لحاظ رکھنا پڑے گا۔ کہ کام کی خوبی اور عمدگی میں کمی نہ ہونے پائے۔ سب سے آخر ... طلباء کو مشورہ دیتے ہوئے والا حضرت گورنر جنرل پاکستان نے فرمایا۔ ”پاکستان کو اسلامی جمہوریت کا ناقابل تسخیر قلعہ بنانے کے لئے آپ اس نادر موقعہ سے پورا فائدہ اٹھائیے۔ آپ میں فرض و یقین کا ویسا ہی جذبہ ہونا چاہیئے۔ جیسا خالدؓ اور طارقؒ میں تھا۔ تاکہ آزادی و انصاف کی راہ میں کوئی چیز آپکے قدم میں لغزش پیدا نہ کر سکے۔ پاکستان جو

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۴ اخاء۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ قریباً کل جیسی ہی رہی ہے۔ احباب خصوصیت سے دعا فرماتے رہیں۔

—— سیدہ ام متین صاحبہ کی حالت بدستور ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ہندوستان کی معاشی حالت کشمیر کی وجہ سے دن بدن خراب ہو رہی ہے

نیویارک ٹائمز۔ ۱۴ اکتوبر پنڈت نہرو کے صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر ٹرومین کی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے۔ کہ کشمیر کے معاملے میں پہلے پنڈت نہرو نے صدر جمہوریہ امریکہ کی اپیل کو ٹھکرا دیا تھا۔ مگر امید کی جا سکتی ہے کہ اب انہیں ملاقات کے موقعہ پر حالات کو صحیح روشنی میں دیکھنے کا موقع مل جائے گا۔ دراصل ہندوستان کو اس وقت دو طرف سے خطرہ ہے۔ اول یہ کہ اسکی معاشی حالت خراب ہے۔ اور دوسرا مسئلہ کشمیر۔ اسکی معاشی حالت براہ راست کشمیر سے وابستہ ہے۔ اسی باعث اور پاکستان کے ساتھ خوشگوار تعلقات نہ ہونے کے باعث اسے اپنی استعداد سے زیادہ فوج رکھنی پڑتی ہے۔ اور ملک کی آمد کا بیشتر حصہ اسی فوج پر خرچ ہو جاتا ہے اور یہ ایک بین حقیقت ہے۔ کہ ہندوستان کی موجودہ معاشی حالت پاکستان کی نسبت چنداں بہتر نہیں۔ امریکہ کی اقتصادی مدد کے بغیر اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکتا۔

کراچی ۱۴ اکتوبر۔ محترمہ فاطمہ جناح نے اس بات کی سختی سے تردید کی ہے۔ کہ انہوں نے کوئی درخواست حکومت ہندوستان سے اپنی جائیداد کے تبادلے کے سلسلے میں کی تھی۔ آپنے فرمایا۔ یہ صرف جھوٹ ہے۔

ناجائز آٹا فروخت کرتا پکڑا گیا

لاہور ۱۴ اکتوبر۔ لاہور کے راشن بند علاقہ میں گندم اور گندم کے آٹے کی غیر قانونی فروخت کی جانچ پڑتال کے لئے راشننگ کنٹرولر صاحب لاہور نے مورخہ ۱۳ ماہ حال کو علاقہ چوک جھنڈا میں چھاپہ مارا۔ اور ایک دوکاندار کو ناجائز طور پر آٹا فروخت کرتے ہوئے پکڑ لیا۔ ملزم کا چالان کر دیا گیا ہے۔ دوسرے لوگوں نے تحریری وعدہ کیا۔ کہ وہ آئندہ ان اشیاء کو غیر قانونی طور پر فروخت نہ

ہنگامہ آرائی کی بجائے تعاون کیجئے

لاہور ۱۴ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان میں حکومت مغربی پنجاب نے بعض شہادتوں کی بنا پر یہ ثابت کرتے ہوئے کہ دراصل خود ہی میاں شمس الحق لائل پوری بعض وجوہ کی بنا پر غائب ہو گئے ہیں۔ عوام سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ہنگامہ برپا کرنے کی بجائے اور ملازموں کو بدنام کرنے کی بجائے تحقیقات کرنے والے افسروں کے ساتھ تعاون کریں۔ اور جو لوگ اس سلسلے میں کچھ بھی جانتے ہوں۔ وہ آ کر تمام حالات سے پولیس کو آگاہ کریں۔

پانچ سو قبائلی ملکوں کی طرف سے تحفظ پاکستان کیلئے خدمات کی پیشکش

پاڑہ چنار۔ ۱۴ اکتوبر۔ آج پاڑہ چنار میں کرم ایجنسی کے ۵۰۰ ملکوں اور سرداروں نے صاحبزادہ محمد خورشید گورنر سرحد کو ایک سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے کہا۔ کشمیر کی گتھی کو سلجھانے میں تاخیر نے ہمارا پیمانہ صبر لبریز کر دیا ہے۔ ہم اپنی تمام قسم کی خدمات آپ کے سپرد کرتے ہیں۔ اور پاکستان کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے گورنر موصوف سے یہ بھی درخواست کی۔ کہ انہیں مزید تعلیمی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔ اور پاڑہ چنار کے ہائی سکول کو ایف۔ اے بنا دیا جائے۔

بلوچستان مشاورتی کونسل کا بجٹ سیشن شروع ہو گیا

کوئٹہ ۱۴ اکتوبر۔ آج بلوچستان مشاورتی کونسل کا پہلا بجٹ سیشن شروع ہو گیا۔ بجٹ میں صوبے کا سالانہ خرچ ۲ کروڑ ۶۶ لاکھ دکھایا گیا ہے۔ جس کی زیادہ رقم قومی تعمیر کے شعبوں پر خرچ ہوتی دکھائی گئی ہے۔ صوبے کی کل آمد ۷۴ لاکھ ہے۔ باقی رقم مرکزی حکومت پوری کرے گی۔ اجلاس شروع ہونے پر بعض ممبروں نے مختلف قسم کے سوال کئے۔ اور سفارش کی کہ فوج اور اس کے متعلقہ شعبوں کا خرچ مرکز سنبھال لے۔ بجٹ کا اجلاس ایک دن کے لئے ملتوی ہو گیا۔ تاکہ ہر بجٹ کی شقوں کا مطالعہ کر سکیں۔

قاہرہ ۱۴ اکتوبر۔ مصر کی وزارت خارجہ نے اس بات کی امید ظاہر کی ہے کہ وہ کشمیر کے معاملے میں ہندوستان و پاکستان کے درمیان صلح کرانے کے سلسلے میں ایک اہم پارٹ ادا کریگا۔ وزارت خارجہ کے سیاسی شعبے کا کہنا ہے۔ کہ حکومتوں کے وزرائے اعظم کے تازہ بیانات امید افزا ہیں۔ اور ایشیائی ممالک اس گتھی کو سلجھانے میں بے حد مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگز میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

وعدہ پورا کرنے کیلئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک قربان کرنے سے دریغ نہ کرو

وعدہ پورا کرنے کی آخری تاریخ قریب آپہنچی

عہدیداران جماعت کے کام اور امتحان کا وقت

جیساکہ دوستوں کو علم ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ماہ نومبر میں تحریک جدید کے سال نو کا اعلان فرماتے ہیں تحریک جدید میں شامل ہونے والے ہر دوست کا وعدہ اس سے قبل ادا ہو جانا ضروری ہے۔ تا وہ نئے سال کی تحریک پر بڑھ چڑھ کر لبیک کہہ سکے۔ وقت نہایت تھوڑا باقی ہے اور ابھی بہت سے احباب اور جماعتوں کے وعدے واجب الادا ہیں۔ اس کے لئے عہدیداران کی طرف سے ان تھک کوشش کی ضرورت ہے۔ اور ضرورت ہے اس امر کی کہ وہ ہر وعدہ کنندہ دوست کے پاس پہنچیں اور انہیں حضور کا یہ ارشاد یاد دلائیں کہ:-

"جب منہ سے وعدہ کر لو تو پھر خواہ کچھ ہو۔ اسے پورا کرو۔ اور اسے پورا کرنے کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک قربان کرنے سے دریغ نہ کرو"

اور اس طرح اس ماہ کے آخر تک تمام کی تمام رقوم وصول کر کے داخل خزانہ کر دیں۔ اللہ تعالےٰ تمام عہدیداران جماعت کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

"اے خدا تو ان کی مدد فرما جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں"

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ۔ ضلع جھنگ)

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۱۵ اکتوبر ۱۹۴۹ء

مذہبی تبادلۂ خیالات

مذہب ایسی چیز ہے جس کا زندگی کی عمیق ترین گہرائیوں سے تعلق ہے۔ اس لئے ایک سمجھ دار انسان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ایسی اہم چیز کے لئے زیادہ سے زیادہ احتیاط اور غور سے کام لے۔ اور جہاں تک ہو سکے صحیح مذہب کے معلوم کرنے کی کوشش کرے کیونکہ جب کوئی انسان کوئی مذہب حق جانکر اختیار کر لیتا ہے۔ تو اس کی زندگی کے تمام اعمال اسکے مذہبی اعتقاد کی روشنی میں ہی سرزد ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ نہائت ضروری ہے۔ کہ ایک شخص جو بہترین زندگی گزارنا چاہتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ اسکے اعمال صحیح ہوں۔ وہ اپنے مذہب کے انتخاب میں خاص توجہ سے کام لے۔ اور اچھی طرح جانچ پڑتال کر کے اسکو اختیار کرے۔

یہ درست ہے کہ جس ماحول میں انسان بچپن سے پرورش پاتا ہے۔ اس ماحول کے اثرات اس کی طبیعت میں جاگزین ہو جاتے ہیں۔ اور بعض عادات ایسی محکم ہو جاتی ہیں کہ باوجود یہ ثابت ہو جانے کے کہ وہ اچھی عادتیں نہیں ہیں۔ ان کو چھوڑ نہیں سکتا۔ لیکن بہتر انسان وہی ہے۔ جو سن بلوغ کو پہونچ کر اور ہوش و حواس کی دنیا میں داخل ہو کر اپنے اعمال کا جائزہ لے۔ اور اپنے اعتقادات کی جانچ کرے۔ اور دیکھے کہ جن حالات میں اس نے پرورش پائی ہے۔ وہ زندگی کے اس گہرے سوال کو حل کرنے کے لئے کہاں تک ممد و معاون ہو سکتے ہیں۔ آیا اسکو اندھا دھند انہی خیالات پر جما رہنا چاہیئے۔ یا کسی بہتر اصول زندگی کی تلاش کرنی چاہیئے۔

یہ سوال ہر ایک انسان کو اپنی زندگی میں کبھی نہ کبھی کسی نہ کسی صورت میں درپیش ہوتا ہے۔ اگر وہ بے پرواہ ہے تو اس موقعہ کا فائدہ نہیں اٹھائیگا۔ لیکن جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے۔ اگر وہ سمجھدار ہوگا تو ضرور اس سوال پر غور کرے گا۔ اور کسی صحیح نتیجہ پر پہونچنے کی کوشش کرے گا۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو انسانی ترقی ہی رک جائے۔ اور اگر شروع ہی سے ایسا نہ ہوتا چلا آتا تو انسان بھی زندگی کے اسی درجہ پر ہی رہتا۔ جس پر دوسرے حیوانات ہیں۔ انسان اور حیوان میں اہم ترین فرق ہی یہ ہے کہ انسان غور و فکر سے اپنے حالات کو بہتر سے بہتر بنا سکتا ہے۔ مگر حیوان اسی راستہ پر ہمیشہ ہمیش کے لئے رینگتا چلا جاتا ہے۔ جس پر وہ اول روز سے چل رہا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے نبوت کا سلسلہ اسی لئے شروع کیا۔ کہ جب انسان تہذیب و تمدن کے ایک درجہ پر پختہ ہو جائے۔ تو اسکو شاہراہ ترقی پر آگے دھکیلنے کے لئے حقائق زندگی کی مزید راہیں کھولی جائیں۔ یہاں تک کہ جہاں تک انسانی ترقی کی ضرورت تھی۔ اس حد تک پورا پورا لائحہ عمل قرآن کریم کی صورت میں محفوظ کر دیا گیا۔ اور انسان کے سامنے ایک مثالی زندگی کے قواعد پیش کر دیئے گئے۔ تاکہ ہر ذہنیت کا انسان ان قواعد کے مطابق اپنے ارتقائے حیات کی منازل طے کر سکے۔

قرآن کریم نے اپنی راہنمائی کی بنیاد بھی اسی بات پر رکھی ہے۔ کہ وہ اس لائحہ حیات کو جو اس میں بیان کیا گیا ہے۔ اور جس کا بہترین ہونے کا وہ دعوےٰ کرتا ہے انسان خوب غور و خوض کر کے پرکھے اور جب اسکو یقین ہو جائے۔ کہ اس سے بہتر کوئی دین نہیں ہے۔ تو اسکو اختیار کرے۔ اور پھر پورے جوش کے ساتھ اسکی تکمیل پر تُل جائے چنانچہ قرآن کریم جو اعتقاد پیش کرتا ہے۔ اس کے لئے معقول وجوہات بھی پیش کرتا ہے۔ اگر وہ اللہ تعالےٰ کی ہستی منواتا ہے۔ تو محض دعاوی پر اکتفا نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے لئے دلائل پیش کرتا ہے پھر اگر وہ کوئی اصول زندگی یا طریق عمل پیش کرتا ہے۔ تو اس کی معقولیت بھی ساتھ ہی بیان کر دیتا ہے۔ اور چھوٹی سے چھوٹی بات میں بھی محض تحکم سے کام نہیں لیتا۔ بے شک وہ ایسے لوگوں کے لئے جو معقولیت سے بھی نہیں سمجھتے۔ اور محض ضد اور ہٹ کی بناء پر صحیح لائحہ عمل اختیار کرنے سے احتراز کرتے ہیں۔ انکو اللہ تعالےٰ کے اپنے قہر اور عذاب سے بھی ڈراتا ہے۔ جو ان کے اعمال کا لازمی نتیجہ ہے۔ لیکن وہ کسی انسان حتیٰ کہ نبیوں کو بھی یہ اجازت نہیں دیتا۔ کہ وہ کسی دنیاوی دباؤ سے کسی کا اعتقاد بدلنے کی کوشش کریں۔

چنانچہ قرآن کریم میں اس مطلب کی بہت سی آیات ہیں جن میں صاف صاف دین کو اختیار کرنا انسان کی مرضی پر چھوڑا گیا ہے۔ اور ہر قسم کے جبر سے منع فرمایا گیا ہے۔ قرآن کریم کا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ اس کی آیات میں ہدایت کو گمراہی سے الگ کر دیا گیا ہے۔ اور دونوں کے درمیان حد فاصل کا تعین کر دیا گیا ہے۔ اس لئے کسی جبر کی ضرورت نہیں۔ جو چاہے ہدایت کا راستہ اختیار کرے۔ اور جو چاہے گمراہی کا راستہ اختیار کرے۔ ان دونوں متضاد راستوں کے اختیار کرنے کے جو نتائج ہیں وہ بھی واضح کر دیئے گئے ہیں۔ پھر اللہ تعالےٰ نے ہدایت کی طرف بلانے کے لئے بھی اصول مقرر کر دیئے ہیں۔

ظاہر ہے کہ جس دین کو اختیار کرنے کے لئے جبر اور دوسری قسم کے غیر واجب دباؤ کے طریقے اختیار کرنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اس دین میں مذہبی تبادلۂ خیالات کے متعلق بھی اصول بیان ہوئے ہوں گے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اسکے متعلق بھی ہدایات موجود ہیں۔ اور فرمایا گیا ہے۔ کہ مخالفین کے ساتھ نہائت تلطف اور محبت سے گفتگو کرنا چاہیئے۔ اور بہتر سے بہتر طریق اختیار کرنا چاہیئے یہاں تک کہ اگر مخالفین بت پرست ہوں۔ تو ان کے بتوں کو بھی برا بھلا نہیں کہنا چاہیئے۔

اس لئے جو لوگ اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔ ان پر فرض ہے کہ وہ قرآن کریم کی ہدایات پر عمل کریں۔ اور اس ضمن میں تبادلۂ خیالات کا موقعہ آئے۔ تو خود اسلام کا وقار اس بات کا مقتضی ہے۔ کہ تبادلۂ خیالات علمی رنگ میں ہونا چاہیئے۔ اور ایسے طریقے استعمال نہیں ہونے چاہئیں۔ جس کا مقصد محض اشتعال انگیزی یا مخالف فریق پر پھبتیاں کسنا ہو۔ اور طعن و تشنیع۔ طنز۔ ضلع۔ جگت۔ استہزا سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔ عقل کا تقاضا بھی یہی ہے۔ کہ مذہب جیسی سنجیدہ اور متین بحث میں صرف علمی رنگ ہی اختیار کرنا چاہیئے۔ ورنہ تبلیغ اور تبادلۂ خیالات کی اصل غرض فوت ہو جاتی ہے۔ اور انسان بجائے فائدہ اٹھانے کے نقصان اٹھاتا ہے۔ اور جس حق بات کو وہ دوسروں تک پہونچانا چاہتا ہے۔ اس طرح خود اس کے راستہ میں روک بن جاتا ہے

ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج تک ہم نے احمدیت کے خلاف جتنی بھی تحریریں پڑھی ہیں یا جتنی بھی تقریریں مخالفین کی سنی ہیں۔ ان میں قرآن کریم کی ہدایات کو قطعاً مدنظر نہیں رکھا گیا تھا معترضین عموماً ایسا طریق اختیار کرتے ہیں۔ جس سے تضحیک اور استہزا کا جذبہ نمایاں ہوتا ہے اور عوام کو احمدیت کے خلاف اشتعال دلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اکابر احمدیت کی تحریروں سے چند فقرے الگ کر لئے جاتے ہیں۔ اور پھر ان کو اپنے مدعا کے مطابق ڈھال لیا جاتا ہے۔ اور ان کو ایسا رنگ دیا جاتا ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ ہنسی اڑائی جا سکے زیادہ سے زیادہ اشتعال انگیزی کی جا سکے۔

مثال کے طور پر ہم حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے کو پیش کرتے ہیں۔ مسیح موعود علیہ السلام کا حالانکہ صاف لفظوں میں یہ دعوےٰ ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں۔ اور اس سے صاف ثابت ہے کہ آپ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ کا برگزیدہ سمجھتے ہیں۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو آپ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے مثیل بننے کا کیوں دعوےٰ فرماتے۔ اگر آپ نے جیسا کہ بعض لوگ مسلمانوں اور عیسائیوں کو اشتعال دلانے کے لئے کہتے ہیں۔ کہ آپ نے نعوذ باللہ آپ کی ہتک کی ہے۔ اور آپ پر الزام لگائے ہیں۔ تو یہ کیسے ممکن تھا کہ آپ ایسے شخص کے مثیل اپنے آپ کو ٹھہراتے۔

حقیقت یہ ہے کہ چونکہ بعض عیسائیوں نے سرور دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات پر اتہام باندھے تھے۔ اس لئے آپ نے الزامی جواب کے طور پر عیسائیوں ہی کی کتابوں سے انجیلی یسوع کے متعلق کچھ باتیں لکھیں تھیں۔ جن کے متعلق آپ نے وہیں صاف صاف بتا دیا تھا۔ کہ یہ باتیں ان حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق نہیں ہیں۔ جن کو قرآن کریم نے نبی اللہ کے طور پر پیش کیا ہے۔

اب جو شخص بھی دیانت داری سے صرف تحقیق حق کے لئے اس معاملہ پر غور کرے گا۔ اس سے اصل حقیقت مخفی نہیں رہ سکتی۔ مگر کتنا افسوس ہے کہ باوجودیکہ یہ حقیقت سرسری سے معلوم ہو جاتی ہے۔ جہاں انجیلی یسوع کا ذکر ہے پھر بھی تمام معترضین جن کی غرض تحقیق نہیں۔ بلکہ محض احمدیت کے خلاف اشتعال انگیزی ہے اس حقیقت کو نظر انداز کر کے نہائت دیدہ دلیری سے آپ پر الزام لگائے جاتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپ نے مسیح علیہ السلام کی ہتک کی ہے۔

ہم نے یہ صرف ایک مثال دی ہے۔ اور جیسا کہ ہم نے ابھی عرض کیا ہے احمدیت پر اعتراض کرنے والے عموماً یہی طریق اختیار کرتے ہیں۔ جو سراسر اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ (باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

اورنگ زیب علیہ الرحمۃ

پر اعتراضوں کی اصل حقیقت

(۲)

(از مکرم ملک فضل حسین صاحب)

اس اطالوی مفتری کی بہتان طرازی اور علمی بے بضاعتی کے متعلق اور بھی کئی ایک غیر جانبدار عالموں کی شہادتیں پیش کی جا سکتی تھیں۔ مگر افسوس کہ ہمارے علمی ذخیرہ کا اکثر و بیشتر حصہ قادیان میں تلف ہو گیا۔ وگرنہ ہم محولہ بالا بے لاگ راؤں کی طرح اور بہت سی رائیں سناتے۔ مگر حقیقت شناس اصحاب کے لئے تو یہ بھی کافی و وافی ہیں۔

لیکن ہم کہتے ہیں۔ اگر یہ اور اسی قسم کی اور شہادتیں نہ بھی ہوتیں۔ تو بھی اطالوی نژاد کی جہالت۔ نادانی اور تاریخ سے ناواقفی اور بے بہرگی کے ثبوت میں خود اس کی کتاب کا سرسری مطالعہ ہی کافی ہے۔ بطور نمونہ مشتے از خروارے اس کی چند باتیں درج ذیل کرتے ہیں۔ ہمیں توقع ہے۔ کہ ان کا مطالعہ کرتے ہی احباب کرام خود ہی تعجب سے بول اٹھیں گے۔ کہ اس قسم کے جاہل۔ کذاب اور تاریخ سے قطعی بے بہرہ شخص کی کتاب کو سول ایسے ذمہ دار اخبار کے فاضل مضمون نگار نے کس بناء پر اپنی معلومات کا ماخذ قرار دے لیا؟ یہی نہیں بلکہ جب انہیں یہ معلوم ہوگا۔ کہ اس کتاب کو سب سے پہلے ہمارے سابق فرنگی آقاؤں نے اہمیت دی۔ اور اسے اطالوی زبان سے انگریزی میں ترجمہ کرا دیا۔ پھر اس پر ہزاروں پونڈ خرچ کرکے اسے مصور بنوایا۔ اور بعد ازاں اسے بڑے اہتمام اور کروفر سے شائع کیا۔

یہ شخص اپنی کتاب کی پہلی جلد کے ابتدائی صفحات میں شہنشاہ بابر کی خوبیوں کا ذکر کرتا ہوا عجیب و غریب منگھڑت اور بے تکی ہانکتا ہے۔ جس کا نہ سر نہ پیر۔ جو نہ کسی روایت سے ثابت اور نہ کسی تاریخ پر مبنی ہے۔ اس سے مقصد اس کا صرف یہ ہے۔ کہ تاریخ میں جو خوبیاں اس مسلمان بادشاہ کی طرف منسوب ہوتی ہیں۔ ان کا کریڈٹ اس کی بجائے کسی دوسرے مجہول شخص کو ... اس کا یہ وطیرہ اور انداز تحریر ہی اس کے تاریک اندرونہ اور گندی ذہنیت کا آئینہ دار ہے۔ کہتا ہے

(۱) بابر کی رعایا اسے بہت پیار کی نظروں سے دیکھتی تھی۔ کیونکہ ایک تو وہ خود بہت فیاض طبع واقع ہوا تھا اور دوسرے لوگ دیکھتے تھے۔ کہ وہ انصاف کا بڑا حامی ہے۔ اور رعایا کی تکلیفات کو رفع کرنے کے لئے ہر طرح سے مستعد رہتا ہے۔ لیکن اس کی تمام کامیابی کی تہ میں اس کے ... مشیر رنگی داس نامی کی شخصیت تھی۔ ... کی عقلمندی۔ تدبر اور انصاف مسلمہ تھا۔ یہ شخص ایسا ... تھا۔ کہ گورنمنٹ کے لئے اس کے الفاظ بمنزلہ ... مانے جاتے تھے۔ اور یہی وجہ تھی۔ کہ رعایا میں سے کوئی شاکی نہیں تھا۔ لیکن اس سے یہ مت سمجھنا چاہیئے۔ کہ رنگی داس حاسدوں سے خالی تھا۔ حاسدوں نے بادشاہ کے کان اس کے خلاف بھرے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اسے قید کر لیا گیا۔ لیکن ابھی بادشاہ اور حسود اس کے برخلاف کچھ اور ہی سوچ رہے تھے۔ کہ کسی مہربان کی وساطت سے وہ جیل خانہ سے بھاگ اور بھیس بدل کر کہیں جا چھپا۔ تھوڑا عرصہ گذر گیا۔ اور بابر کو پتہ لگا کہ رعایا اب پہلے جیسی قانع نہیں رہی۔ لوگ اس کے خلاف سازشیں کرنے اور گروہ بنانے لگ گئے ہیں۔ بابر حیران تھا کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ کس طرح وہ لوگ جو کبھی اس کے احکامات کے خلاف کان تک نہیں ہلاتے تھے۔ آج اس طرح سازشوں میں لگ رہے ہیں۔ اس نے اس کے اسباب کی تحقیقات کی۔ اور پتہ لگا۔ کہ اس کے وزیر اس قدر سمجھدار نہیں۔ کہ رعایا کے دلوں کو جان سکیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ رعایا ان کے انصاف سے قانع نہیں ہے۔ یہ دیکھ کر اسے رنگی داس کی گمشدگی کا سخت افسوس ہوا۔ اور اس نے یہ کوشش کرنی شروع کی۔ کہ کسی طرح وہ پھر ہاتھ لگے۔ لیکن باوجود تلاش بسیار کے اس کا پتہ نہ ملا۔ لاچار ہو کر اس نے ایک ترکیب سوچی اور تمام مملکت میں یہ حکم جاری کر دیا۔ کہ "ہر ایک گاؤں شہر۔ قصبہ کا ہر ایک بچہ۔ بوڑھا۔ جوان ایک خاص عرصہ کے اندر دار السلطنت میں حاضر ہو۔" جس وقت یہ حکم صادر ہوا۔ لوگ چیخ اٹھے۔ کیونکہ یہ تقریباً ناممکن تھا۔ کہ ملک کا ہر ایک باشندہ دار السلطنت میں حاضر ہو سکے۔ اکثر جگہوں پر لوگ اکٹھے ہو کر اس حکم کی نامعقولیت پر بحث کرنے لگے۔ جس گاؤں میں رنگی داس چھپا تھا۔ وہاں بھی یہ حکم پہنچا۔ اور لوگ بہت متفکر ہوئے۔ رنگی داس نے ان سے سب معاملہ دریافت کرکے کہا۔ تم لوگ بادشاہ سلامت کو لکھ بھیجو۔ کہ "ہم سب لوگ دار السلطنت میں حاضر ہونے اور شاہی حکم بجا لانے کو تیار ہیں۔ لیکن چونکہ تمام دیہات والے کبھی دار السلطنت میں پیشتر ازیں حاضر نہیں ہوئے۔ اور نہ ہی وہاں کا راستہ جانتے ہیں۔ اس لئے بڑی عنایت ہوگی۔ اگر حضور والا یہ حکم صادر فرمائیں۔ کہ دہلی والے ہمیں راستہ دکھلانے کے لئے ہمارے غریب خانوں پر تشریف لائیں۔ جس وقت بادشاہ نے یہ جواب سنا۔ تو اس نے لوگوں سے پوچھا۔ کہ تمہیں یہ جواب کس نے سمجھایا۔ اور ان سے رنگی داس کا پتہ پوچھ کر اسے بلا کر پھر عہدہ وزارت پر بحال کر دیا۔ چنانچہ اس کی آمد کے تھوڑا ہی عرصہ بعد ملک میں پھر امن چین ہو گیا۔"

(ترجمہ سٹوریا ڈو موگور جلد اول صفحہ ۹۹-۱۰۰)

ہم اس گپّی افسانہ گو شخص کے اس بیان پر کسی تبصرہ کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ ناظرین خود ہی اسے پڑھ کر اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ یہ شخص جس کی کتاب کو برطانیہ کے ذمہ دار اشخاص نے اس قدر اہمیت دی۔ اور پھر بھارت ماتا کے سپوتوں نے اسے اپنایا۔ اور اس کی من گھڑت کہانیوں کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ وہ کتنی لچر۔ رذیل اور تاریخی لحاظ سے قطعی بیہودہ اور لایعنی ہے؟ مسٹر پورٹر خود ہی بتائیں۔ کیا انہوں نے شہنشاہ بابر کے متعلق کسی تاریخی کتاب میں ایسا بیان پڑھا ہے۔ یا کسی دوسرے مورخ نے اس کی تائید کی ہے۔؟ یہی نہیں اور بھی ملاحظہ فرمائیے:۔

شیرشاہ کے مقابل میں ہمایوں کی ناکامی و فراری اور فارس میں جا کر پناہ لینے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ

(۲) "شیرا (شیرشاہ) ایسا انصاف پرست واقع ہوا تھا۔ کہ ہندوستان فتح کر چکنے کے بعد اس نے ہمایوں کے پاس اس کی ملکہ جو اس وقت حاملہ تھی۔ اور اس کے پیچھے لیا ل رہ گئی تھی۔ بھیجدی۔ اور ساتھ ایک چٹھی لکھی۔ جس میں قرآن کی سوگند کھا کر تحریر کیا گیا تھا۔ کہ "اس کی عزت پر کوئی حرف نہیں آیا۔ کیونکہ اس نے اپنے خاوند کو کبھی خیال میں بھی کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ اور شرم کی بات ہے۔ کہ تم ایک ایسی خاتون کے متعلق ایسا خیال کرو۔ جو ایسی باعصمت باعزت اور عفت مآب ہے۔" یہ چٹھی پہنچنے پر ہمایوں نے اپنی ملکہ کو اپنے پاس رہنے کی اجازت دی۔ جبکہ ... تھوڑا عرصہ بعد وہ فارس ... چلا آیا۔ بعض مصنفوں اور خاص کر فاریا پرتگیز نے ملکہ کے ملنے کے متعلق کچھ اور طرح پر بیان کیا ہے۔ لیکن لوگوں نے جو کچھ لکھا ہے وہ سنی سنائی باتیں ہیں۔ وہ یہ نہیں جانتے کہ ہندی لوگ بہت باتونی ہوتے ہیں۔ اور چھوٹے بڑے امیر و غریب مبالغہ میں اس قدر زیادتی کرتے ہیں۔ کہ ایک ناواقف شخص کچھ کا کچھ مطلب نکالنے لگ جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو جو اوپر اوپر سے سن کر ہی کتابیں لکھ دیتے ہیں۔ اور اصل واقعات کی تحقیقات نہیں کرتے۔ میں نصیحت کروں گا۔ کہ وہ پہلے یہاں آکر تھوڑا عرصہ اس ملک میں رہیں۔ یہاں کے حالات سے واقفیت بہم پہنچائیں۔ اور پھر جو چاہیں۔ رائے قائم کریں۔ میں وہ شخص ہوں۔ جسے یہاں رہنے اور لوگوں سے ملنے کا عام موقع ملا ہے۔ اور میں جانتا ہوں۔ کہ کس طرح اصلیت کی تہ تک پہنچ سکتے ہیں۔ میرے لئے یہ کچھ کم فخر کا مقام نہیں ہے۔ کہ میں چونتیس سال تک دولت مغلیہ میں قیام پذیر اور اورنگ زیب کے سب سے بڑے بیٹے شاہ عالم کا طبیب رہا ہوں۔" (صفحہ ۱۰۱-۱۰۲)

ممکن ہے یہ شخص ہندوستان میں لمبا سال ہی رہا ہو۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ یہ تمام عرصہ اس نے یہاں بھاڑ جھونکنے میں ہی ضائع کیا۔ کیونکہ اگر اسے ہندوستان میں رہتے ہوئے اہل علم کی صحبت میسر آتی۔ سرکاری دفاتر اور کاغذات تک اس کی پہنچ ہوتی۔ یہاں کے علمی ذخیروں سے استفادہ کرنے کی اس میں لیاقت ہوتی۔ تو یہ اپنی کتاب میں قدم قدم پر اس قسم کی خرافات و زٹلیات کا اظہار نہ کرتا۔ اس کا اس طور کی قطعی فرضی۔ من گھڑت کہانیاں لکھتے چلے جانا اس امر کا بین ثبوت ہے۔ کہ وہ پرلے درجے کا جھوٹا لپاڑیا افترا پرداز اور جاہل مطلق تھا۔ جسے تاریخ جیسے شریف فن سے کوئی دور کا بھی واسطہ نہ تھا۔ اپنی کتاب میں اس شخص کا فاریا پرتگیز جیسے کذابوں کی بہتان بندیوں کا ذکر کرکے اور پھر ہندی لوگوں کو باتونی جتلا کر اور اپنی سنجیدگی کا اظہار کرکے اپنے متعلق مشیخت کا اظہار کرنا محض اس لئے تھا۔ کہ کسی طرح عام پبلک اس کی بناوٹی کہانیوں کو حقیقت پر مبنی سمجھ کر اسے شاہان مغلیہ کے حالات بیان کرنے میں اتھارٹی یا سند سمجھے۔ حالانکہ یہ ایک عیار افسانہ گو سے زیادہ اور کچھ بھی نہ تھا۔ جس کی غرض اور مدعا محض یہ تھی۔ کہ وہ اپنی بہتان بندیوں۔ افترا پردازیوں اور منگھڑت کہانیوں سے شاہان مغلیہ کو بدنام و رسوا کرے۔ کیونکہ اس نے جسقدر بھی تاریخی واقعات بیان کئے ہیں۔ وہ سب کے سب وضعی بناوٹی اور حد درجہ مضحکہ خیز ہیں۔ اس کا ہمایوں بادشاہ اور اس کی عفت مآب ملکہ کے متعلق اس طور کی بیہودہ بکواس کرنا کہ شیرشاہ کا اسے خط لکھنا اور ساتھ ہی ملکہ کو بھی بھجوانا وغیرہ وغیرہ باتیں اسی شخص کی زبان و قلم سے نکل سکتی ہیں۔ جو تاریخ سے قطعی بیگانہ اور علم و ادب سے ناواقف محض ہو۔ یہ بات تو سکول کے معمولی طالبعلموں سے بھی مخفی نہیں کہ ملکہ ہندوستان اپنے خاوند کے ساتھ ہی ساتھ رہی۔ اور کسی وقت بھی اس سے جدا نہیں ہوئی۔ اور یہ بھی ہر ایک جانتا ہے۔ کہ ہمایوں جب اپنی ملکہ اور چند ہمراہیوں کے ساتھ "راجپوتانہ و سندھ کے ریگستان میں مارا مارا پھر رہا تھا۔ تو امرکوٹ میں پہنچ کر اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ جو بعد میں شہنشاہ اکبر کہلایا۔ اور اس کے بعد وہ اپنی ملکہ شہزادے اور ہمراہیوں کے ساتھ فارس چلا گیا۔ اور کافی عرصہ کے بعد ہندوستان واپس ہوا۔ یہ تو ہوا ہمایوں کا ہندوستان سے فارس پہنچنے کا حال۔ اب ذرا اس کی واپسی کے متعلق بھی اس لال بجھکڑ کی کہانی سن لیجئے۔ یہ نام نہاد فرنگی مورخ لکھتا ہے۔ کہ

(۳) "ہمایوں اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر جو اس کی جلاوطنی میں پیدا ہوا تھا۔ فارس سے اپنے تخت کو دوبارہ حاصل کرنے اور قسمت آزمانے کو نکلا جس وقت وہ اپنے ملک کے حدود میں داخل ہوا۔ اردگرد کے کابلی بلوچ۔ گکھڑ اور راجپوت آ آکر اس کے لشکر میں شامل ہونے لگے۔ کئی لڑائیاں ہوئیں۔ جن میں وہ کامیاب ہوا۔ لیکن جس وقت لاہور کے نزدیک پہنچا۔ تو اسے خیال تھا۔ کہ اس شہر کو آسانی سے حاصل کرنا مشکل ہے۔ اس مطلب کے لئے اس نے ایک عجیب و غریب کھیل کھیلا۔ یعنی اپنی سپاہ میں سے پانچ سو جانباز۔ دلیر اور سربکف بہادروں کو چن کر پھٹے پرانے کپڑے پہنا کر شہر میں بھیجا۔ ان لوگوں نے شہر میں داخل ہو کر اپنے آپ کو فقیر ظاہر کیا۔ اور حاکم کے محل کے نیچے اکٹھے ہو کر کہنا شروع کیا۔ "ہم بے نوا فقیر ہیں۔ ہمارے پاس کچھ نہیں

ہم نیچ نکلے جانا چاہتے ہیں" حاکم نے یہ سن کر اور ان کی حالت پر رحم کھا کر انہیں قلعہ کے اندر بلا کر کھانا اور کچھ نقدی دیا جسے لے کر انہوں نے پہلے تو اس کے حق میں کچھ دعائے خیر کی۔ لیکن پھر تلواریں سونت کر اس پر جا پڑے ہم کا حملہ کر کے یہ لوگ باہر نکلے اور جو سامنے آیا اسے قتل کرنے لگے۔ ادھر ہمایوں کو بھی فوراً اطلاع پہنچ گئی اور وہ باقی لشکر کو لے کر اچانک آپڑا اور اس طرح آسانی سے شہر پر قبضہ کر لیا۔

(صفحہ ۱۰۴ - ۱۰۵)

اخبار سول کے مضمون نگار مسٹر پورٹر بتائیں تو کیا جو شخص اپنی کتاب میں اس قسم کے من گھڑت افسانے لکھتا چلا جائے کیا اس کی معلومات کو اپنے مضمون کا ماخذ بنانا اہل علم کے لئے شایان شان ہو سکتا ہے؟ ہم سمجھتے ہیں کہ اس قسم کے بے سر و پا اور لغویت و جہالت پر مبنی افسانے پڑھ کر مسٹر پورٹر بھی انہیں لغو۔ بیہودہ اور بے بنیاد ہی قرار دینگے ہمایوں کے بعد اکبر کا نمبر آتا ہے اب اس حصہ کے چند ٹکڑے (تاریخ دانی کے چند نمونے اور بھی ملاحظہ ہوں) شہنشاہ اکبر کے حالات میں لکھتا ہے کہ

(۲) اگرچہ اکبر کی فتوحات بہت سی ہیں۔ لیکن میں صرف خاص خاص کا ہی ذکر کرونگا .... اسکے بعد قابل ذکر اکبر کی ایک ہندو راجہ سے جسے رانا کہتے ہیں جنگ ہے۔ پہلا کام جو اس جنگ میں اکبر سے سرزد ہوا چتوڑ کے قلعہ کا محاصرہ تھا ... اکبر نے قلعہ پر چڑھائی کرنے سے پیشتر رانا کو پیغام بھیجا کہ ہم نے سنا ہے کہ تمہاری رانی نہایت خوبصورت ہے جس کا ثانی روئے زمین پر کوئی پیدا نہیں ہوا۔ اور چونکہ جاہ و حشمت اور دلیری و مردانگی میں اس وقت شہنشاہ ہندوستان کا ثانی بھی پیدا نہیں۔ اس لئے بہتر ہے کہ تم اسے ہمارے حوالہ کر دو ورنہ بصورت انکار ہم تمہارے سارے ملک کو تہ و بالا کر کے اپنے مقصد کو حاصل کر لینگے لہذا بہتر یہی ہے کہ تم خوشی سے پدمنی (رانی کا نام تھا) ہمیں دیدو تاکہ خلق خدا کا خون بہنے سے بچ جائے"۔

مگر چونکہ رانا نے اس کا جواب نفی میں دیا۔ اسلئے "اکبر کے غضب کی آگ بھڑک اٹھی۔ اور اسنے رانا کے خلاف ... ادھر رانا کو بھی دشمن کی حرکات کا پتہ ملا اور وہ بھی اپنے بھائی فتح کو لے کر راجپوت رسالے کو ساتھ لئے ہوئے میدان میں نکلا کئی چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہوئیں لیکن کہاں شہنشاہ ہند کی فوج ظفر موج اور کہاں ایک معمولی رانا کا لشکر آخر نتیجہ یہ ہوا کہ رانا قلعہ میں محصور ہو کر جنگ کرنے لگا اکبر کی فوجیں بارہ سال تک اس ناقابل تسخیر قلعے کے گرد حلقہ ڈالے پڑی رہیں لیکن کامیابی نہ ہوئی آخر محاصرے سے تنگ آکر اکبر نے وہ کام ... فریب سے وہ کام کرنا چاہا جو بہادری اور دیانت سے نہ ہو سکا تھا۔ اس مطلب کیلئے اس نے راجہ کے پاس پیغام بھیجا بارہ برس کے محاصرے سے تنگ آکر اور قلعہ کو ناقابل تسخیر پا کر ہم اپنی فتوحات کا رخ کسی دوسری جانب پھیرنا چاہتے ہیں۔ لیکن جانے سے پیشتر ہماری دلی خواہش ہے کہ اس بہادر سے بذات خود ملاقات کر کے ضرور فیضیاب ہوں۔ جس نے اکبری فوج کا متواتر بارہ سال تک کامیابی سے مقابلہ کیا ہے اسلئے ہم چاہتے ہیں کہ رانا کو اپنی روانگی سے پیشتر ضیافت دے کر دیرینہ دشمنی کو محبت کی شکل میں تبدیل کر دیں لیکن اگر رانا کو قلعہ سے باہر نکلنے میں کوئی پس و پیش ہو تو بصورت اجازت ہم خود بڑی خوشی سے قلعہ کے اندر آنے کو تیار ہیں۔ رانا بیچارہ دل کا صاف تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اکبر بہادر ہے اور بہادر بالطبع دھوکہ باز نہیں ہوتے اس لئے نہایت کشادہ دلی سے اکبر کے اس پیغام کا جواب اس نے ان الفاظ میں دیا۔

اگر اکبر قلعہ میں آنا چاہتا ہے تو ہم بڑی خوشی سے اسے خوش آمدید کہنے کو تیار ہیں .... لیکن شرط یہ ہے کہ اس کے جلو میں پانسو سے زیادہ آدمی نہیں ہونے چاہئیں ..... الخ

اکبر نے اس بات کو منظور کر لیا اور پانسو جوانوں کو ساتھ لئے ہوئے قلعہ میں داخل ہوا۔ جہاں ہر طرح سے اس کی خاطر و مدارت ہوئی اور راجہ نے تحفہ کے طور پر اسے بہت سے جواہرات پیش کئے۔ جنہیں اکبر نے خوشی سے قبول کرتے ہوئے ان کے عوض میں کئی ہاتھی۔ سجے سجائے گھوڑے ایک تلوار اور قیمتی جواہرات سے جڑت ڈھال راجہ کی نذر کی۔ اثنائے بات چیت میں وہ راجہ اور اس کے افسروں کی شجاعت اور قلعہ کی مضبوطی کی بہت تعریف کرتا رہا۔ اس قسم کی باتوں سے اس نے راجہ کو گرویدہ بنا لیا اور چلتے چلتے اس کو کہنے لگا کہ "ہم آپ کو ہمیشہ اپنا بہترین دوست سمجھیں گے" یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا راجہ اپنے معزز مہمان کو الوداع کہنے کے لئے قلعہ کے پھاٹک تک آیا۔ جہاں پہنچ کر اکبر نے اپنے گلے کی نہایت قیمتی مالا اتار کر یہ کہتے ہوئے راجہ کو پہنا دی کہ "میں یہ آپ کو اپنی دوستی کی نشانی دیتا ہوں"۔ مالا پہنانے کے بعد یہ عظیم الشان فاتح لیکن جھوٹا دوست راجہ کے گلے ملا۔ لیکن بغلگیر ہوتے ہوتے اس نے اسے پھاٹک سے باہر نکال لیا اور ادھر اس کے سپاہی جو ادھر ادھر چھپ رہے تھے وہ بھی جھٹ پٹ آ پہنچے اور پیشتر ازیں کہ قلعہ والے کچھ کر سکیں راجہ مغلوں کی قید میں تھا"۔

"جس وقت یہ خبر قلعہ میں پہنچی تو چاروں طرف شور مچ گیا کہ دشمن نے دھوکہ اور فریب سے قلعہ پر قبضہ کر لیا۔ سپہ سالار سب کے سب اپنی جگہوں پر مستعد ہو گئے اور قلعہ کے دروازے بند کر لئے گئے۔ سپاہی اپنے ہتھیار سنبھال کر ڈٹ گئے۔ ...... سارے کمانڈر اکٹھے ہو کر رانی کے پاس پہنچے اور اسے کل حقیقت سے آگاہ کیا۔ رانی نے کمال دلیری سے جواب دیا۔ بہادرو! سمجھو تو راجہ یدھ میں مارے گئے۔ میں اب قلعہ کی کمان اپنے ہاتھوں میں لیتی ہوں ...... رانی کے الفاظ نے ان پر اور بھی تیل کا کام کیا۔ ادھر جمیل کو قید کر کے اکبر یہ سمجھ بیٹھا تھا کہ بس اب رانی میرے ہاتھ لگ ہی جائے گی۔ چنانچہ اس نے رانی کو ایک چٹھی لکھی جس میں لکھا تھا کہ "بہتر ہے کہ تم اب قلعہ کو ہمارے حوالہ کر دو ورنہ تمہارے پیارے راجہ جمیل کے سر کی خیر نہیں" اس کا جواب یہ تھا "میرے لئے تو راجہ آگے ہی مر چکے ہیں۔ اس کی جگہ لینے کو قلعہ میں ایک نہیں سینکڑوں بہادر موجود ہیں .....

... رانی کا یہ جواب سن کر اور راجپوتوں کی ضد کو جانتے ہوئے اکبر نے محاصرہ اٹھا لیا۔ لیکن جاتے ہوئے وہ خیموں میں غالیچے بچھے ہوئے ہی چھوڑ گیا جس سے مقصود یہ تھا کہ وہ جلد ہی پھر واپس آئیگا یہاں سے وہ فتح پور سیکری کو کوچ کر گیا جسے اس نے پٹھانوں پر اکبر بہادر کی فتح کی یادگار میں آباد کیا تھا۔ اس میں راجہ جمیل کو قید کیا گیا۔ اور اکبر خود رانی کو انواع و اقسام کے وعدوں تحفوں اور چٹھیوں سے حاصل کرنے کی کوششوں میں لگ گیا"۔

اس کے بعد وہی پدمنی والا قصہ لکھ کر کہ کس طرح رانی نے بادشاہ کو جھوٹا یقین دلایا کہ میں خود تم پر مرتی ہوں اور اس طرح اس کا اعتماد حاصل کر کے ازراہ فریب اپنے خاوند کو قید سے رہائی دلوائی اور راجہ نے قید سے آزاد ہوتے ہی بادشاہ کو جنگ کے لئے پھر للکارا۔ جس پر بادشاہ نے دوبارہ قلعہ کا محاصرہ کیا گیا۔ بہت سی خونریزی ہوئی جس کے بعد اس نے قلعہ کے باہر ایک دیوار تعمیر کرا کے اس پر ایک برج بنوایا۔ عرصہ تک قلعہ محصور رہا ...... ایک روز اکبر مینار پر کھڑا تھا کہ اسے قلعہ کی دیواروں کا ملاحظہ کرتا ہوا ایک آدمی نظر آیا۔ چنانچہ اس نے بندوق اٹھا کر اسے نشانہ بنا دیا۔ ..... اگلے روز خبر ملی کہ جس شخص کو اکبر نے پچھلے روز بندوق کا نشانہ بنایا تھا وہ خود راجہ جمیل تھا۔ جنہیں راجپوتی رواج کے مطابق رانی پدمنی اپنی گود میں لئے ہوئے چتا میں بیٹھ کر سواہا ہو گئی۔

....

اور اس طرح یہ دنیا سے ہندوستان کی خوبصورت ترین رانی اٹھ گئی .... جنگ اس کے بعد بھی دیر تک جاری رہی اور راجپوت بہادر اس بہادری سے قلعہ کی حفاظت کرتے رہے۔ رانا نے جب دیکھا کہ اکبر محاصرہ چھوڑنا نہیں چاہتا اور ادھر وہ خود قلعہ کو حوالہ کرنے پر رضامند نہیں تھا تو اس نے اکبر کو پیغام بھیجا کہ فضول خلق خدا کا خون بہانے سے کیا فائدہ۔ بہتر ہو اگر قلعہ نہ میرا رہے نہ تمہارا۔ اکبر نے یہ بات مان لی اور قلعہ کے دروازہ پر یہ کتبہ لگا دیا گیا "ہمیشہ کے لئے نہ تمہارا نہ میرا" میں نے اس پتھر کو جس پر یہ حروف کندہ ہیں کئی دفعہ دیکھا ہے۔ اور آج تک یہ اسی جگہ لگا ہوا ہے۔ الخ"

(صفحہ ۱۱۵ - ۱۱۷)

منوچی کی تحریروں کو اپنی معلومات کا ماخذ قرار دے کر شاہان اسلام کے کیرکٹر پر آوازے کسنے والے ذرا بتلائیں تو سہی کیا اس بھنگ کی ترنگ میں لکھی گئی تحریریں کچھ بھی شائبہ صداقت ہے؟ کیا اکبر اور پدمنی کا واقعہ کسی معاصر تاریخ میں مذکور ہے؟ کیا مسٹر پورٹر بتا سکتے ہیں کہ اکبر کا چتوڑ پر حملہ کرنا پدمنی کو حاصل کرنے کے لئے تھا؟ کیا اکبر کے مد مقابل رانا کا نام جمیل تھا؟ اور پدمنی جمیل کی ہی بیوی تھی؟ اور کیا اس کے ثبوت میں بھی کسی تاریخ کا حوالہ پیش کر سکتے ہیں کہ اکبر نے مسلسل بارہ سال تک چتوڑ کا محاصرہ کئے رکھا اور آخر اس میں بھی ناکام ہی رہا۔ جیسا کہ منوچی بتاتا ہے کیا جمیل کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے کے کہنے پر چتوڑ سے دونوں فریق یہ کہہ کر دستبردار ہو گئے تھے کہ یہ قلعہ "نہ تمہارا نہ ہمارا" اور کیا منوچی کا یہ بیان واقعی صداقت پر مبنی ہے کہ "میں نے اس پتھر کو جس پر یہ حروف کندہ ہیں کئی دفعہ دیکھا ہے اور آج تک یہ اسی جگہ لگا ہے"؟ ہم پورے یقین اور وثوق سے کہتے ہیں کہ مسٹر پورٹر نہیں اگر ان کے ساتھ اور بھی ہزاروں رفیق مل جائیں تب بھی وہ اس کذاب مؤرخ کی بیان کردہ روایات کی تائید و تصدیق کسی بھی مستند اور صحیح تاریخ سے نہیں کروا سکتے۔

زمانہ موجودہ میں بہت سے متعصب ہندو مؤرخوں اور مصنفوں نے اکبر کے حملہ چتوڑ پر بیسیوں کتابیں لکھی ہیں۔ اور ان میں انہوں نے مبالغہ سے کام لیتے اور رنگ آمیزی کرنے کے علاوہ کافی جھوٹ بھی بولا ہے اور واقعات کو توڑ مروڑ کر اور اس میں جھوٹ کی آمیزش کر کے انہیں کچھ سے کچھ بنا کر رکھا ہے۔ مگر ان دروغ گو مخالفوں کی تحریروں سے بھی منوچی کے بیان کردہ متذکرہ بالا واقعات کی تصدیق نہیں ہو سکتی۔ تصدیق ہو کیسے یہ تمام قصے خود اسی ایلچی کے متعفن دماغ کی پیداوار ہیں اور محض اس لئے وضع کئے گئے ہیں کہ شاہان اسلام کو بد سے بدتر شکل میں ظاہر کر کے انہیں دنیا میں ذلیل اور رسوا کیا جائے اور غیروں کو اس پر مضحکہ اڑانے اور آوازے کسنے کا موقعہ دیا جائے۔

منوچی کے حامی بتائیں تو سہی کہ جب اس شخص کی دوسروں کے متعلق معلومات ساری کی ساری اس کی جہالت و نادانی پر مبنی ہے تو حضرت اورنگ زیب علیہ الرحمۃ کے متعلق اس کے بیانات کیوں اور کس وجہ سے سند کے لائق اور قابل قبول ہو سکتے ہیں؟ اور ایسی مجموعہ خرافات و ذٹلیات پر اپنی تحقیق کی بنا رکھ کر مسلمانوں کے واجب الاحترام بزرگوں کے خلاف گند اچھالنا اور ان کے سفید دامن کو منوچی کی کذب بیانیوں کے بل پر داغدار کر کے دکھانا کہاں کا انصاف اور شرافت ہے۔ بجا

بچپن میں ہمارے کانوں میں یہی شعر سنا جاتا تھا

ماہوار نقشہ بیعت بابت ماہ ستمبر ۱۹۴۹ء

پاکستان و ہندوستان۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۹۸ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ روزانہ اوسط ۳ کس رہی سابقہ مہینہ میں روزانہ اوسط چار کس تھی۔

اس دفعہ تعداد بیعت کے لحاظ سے سرگودھا اور سندھ کا کام باقی حلقہ جات کی نسبت بہتر رہا۔

نام ضلع و دیہات	تعداد بیعت
ضلع سرگودھا	
چک ۷۹ ع	۹
چک نمبر ۱۰۶ شمالی	۷
چک ۸۱ ع جنوبی	۴
گھکہ پور	۱
بھان احمد والہ	۱
کل میزان	۲۲
ضلع راولپنڈی	
واہ کیمپ	۵
مانسہ کیمپ	۱
راولپنڈی	۱
گوجرخان	۱
کل میزان	۸
ضلع جھنگ	
ربوہ	۴
گگی نو	۱
چک کاگو دہلہ	۱
کل میزان	۶
ضلع سیالکوٹ	
ٹھروہ	۲
پورن نگر	۲
گوہدپور	۱
کل میزان	۵
ضلع جہلم	
رتوچھہ	۴
ڈودے	۱
کل میزان	۵

نام ضلع و دیہات	تعداد بیعت
ضلع لائلپور	
درکھانہ چک ۵ ع	۲
چک ۶۵ ع ب	۲
چک ۲۹۷ ع	۱
کل میزان	۵
ضلع لاہور	
لاہور	۲
افضل آباد	۱
اچھرہ	۱
کل میزان	۴
ضلع شیخوپورہ	
مٹھہ بہادر شاہ	۲
شیخوپورہ	۱
کل میزان	۳
ضلع میانوالی	
بھکر	۱
کل میزان	۱
ڈیرہ غازیخان	
ڈیرہ غازی خان	۱
کل میزان	۱
سندھ	
کھنڈو ضلع لاڑکانہ	۱۸
سنواڑہ " "	۲
قمبر " "	۱
کل میزان	۲۱
یو پی	
صناع نگر۔ ضلع آگرہ	۴
امروہہ ضلع مرادآباد	۲

نام ضلع و دیہات	تعداد بیعت
علی پور کھیڑا ضلع مین پوری	۲
کل میزان	۸
بہار۔ اڑیسہ	
اوق پٹنہ ضلع کٹک	۲
گیا بندھ " "	۱
دلاور پور " "	۱
بھاگلپور	۱
میزان	۵
حیدرآباد دکن	
خیریت آباد	۱
میزان	۱
سرحد	
دانہ ضلع ہزارہ	۱
میزان	۱
بلوچستان	
شارگ ریلوے اسٹیشن	۱
میزان	۱
ممالک غیر	
فلسطین (کبابیر)	۶
ہالینڈ (دی ہیگ)	۱
انگلستان (لنڈن)	۱
افریقہ (ٹانگانیکا)	۵
بورنیو (لابوان)	۲
بورنیو (سراوق)	۲
کل میزان	۱۷

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔

اعلان ضروری

مکرم میاں کریم بخش صاحب گجراتی ساکن محلہ دار البرکات قادیان حال مقیم مدرسہ چھٹہ ڈنگ خانہ کوٹ ہرا براستہ علی پور ضلع گوجرانوالہ گزشتہ سال فوت ہو چکے ہیں۔ ان کا کچھ روپیہ امانت تحریک جدید میں جمع ہے جس کے متعلق ان کے بیٹے نائیک محمد حسین صاحب آزاد کا دعویٰ ہے کہ یہ روپیہ در اصل اُن کا ہے نہ کہ مرحوم کا اس لئے کسی اور وارث کا اس میں حصہ نہیں۔ سو اگر کسی وارث کو اس میں اختلاف ہو یا مرحوم کے ذمہ کسی صاحب کا قرضہ ہو تو تیس یوم تک اُن کی اطلاع اور اپنا مکمل پتہ بھجوا دیں۔ ناظم قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

صنعتی و تجارتی اطلاعات

عام کھلا لائسنس بند کر دیا گیا

متعدد سکوں کی قیمتیں بند ہو جانے کی وجہ سے عام کھلا لائسنس معطل کر دیا گیا ہے۔ ۲۰ ستمبر یا اس سے قبل کے وعدے اس پبلک نوٹس کی دفعات کے مطابق پورے کئے جائیں گے۔ جو چیف کنٹرولر درآمد و برآمد نے جاری کیا ہے۔

روئی کے برآمدی محصول میں کمی

حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ فوری طور سے چھوٹے ریشہ کی روئی (سندھ دیسی۔ پنجاب دیسی اور کومیلا) پر محصول ساٹھ روپیہ فی گانٹھ سے کم کر کے چالیس روپیہ فی گانٹھ کر دیا جائے گا۔

روئی کی فرمیں اور کسٹوڈین

تارکان وطن اور جائداد متروکہ کے متعلق موجودہ آرڈیننس کے تحت کسٹوڈین یہ اعلان کرنے کا مجاز ہے کہ روئی کا کاروبار کرنے والی کوئی فرم تارک وطن ہے یا نہیں؟

روئی کی برآمد

حکومت نے اس مدت کو ۳۱ دسمبر ۱۹۴۹ء تک بڑھا دیا ہے جس میں روئی بلا قید مقدار کسی جگہ بھی بھیجی جا سکتی ہے۔

چاٹگام آنے والے جہازوں پر زائد کرایہ منسوخ

ریاستہائے متحدہ امریکہ میں چاٹگام شپنگ کانفرنس ملحقہ ۵ فی صدی زائد کرایہ جو چاٹگام آنے والے جہازوں پر عائد کیا تھا۔ منسوخ کر دیا ہے۔ اور چاٹگام کو پھر جہازوں کے ٹھہرنے کا بندرگاہ قرار دیا ہے۔

پاکستان اور فرانس کے درمیان تجارتی گفتگو

کراچی میں ۲۶ ستمبر کو فرانس کے اقتصادی مشن اور پاکستان کی مذاکراتی مجلس قائمہ کے درمیان تجارتی گفتگو شروع ہو گئی ہے۔

سوئیوں کی تجارت

حکومت پاکستان نے سوئیوں کی تجارت کو فروغ دینے کی غرض سے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ پاکستان میں سوئیاں تیار کرنے والوں کو تمام ضروری سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔ کراچی کے شہری رسد کے ڈائرکٹر میدے کا کوٹہ آزادانہ طور پر دیں گے۔

صنعتی مالیاتی کارپوریشن

مسٹر محمد علی حبیب صنعتی مالیاتی کارپوریشن کے بورڈ آف ڈائرکٹرز کے چیئرمین اور مسٹر دی میدنگ اس کے مینیجنگ ڈائرکٹر مقرر ہوئے ہیں۔

پاکستان کی مہر لگے ہوئے ہندوستانی نوٹ

تمام قیمتوں والے وہ ہندوستانی نوٹ جن پر حکومت پاکستان کی مہر لگی ہوئی ہے۔ یکم دسمبر ۱۹۴۹ء سے زر قانونی نہیں رہیں گے۔

سعودی عرب کو جانے والے مال کا سرٹیفکیٹ

سعودی عرب کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ سعودی عرب جانے والی ترکاریوں۔ پھلوں۔ پودوں اور پودوں کی پیداوار کے ہر مال کے ساتھ صحت کے سرٹیفکیٹ ہونے چاہئیں۔ جن میں اس امر کی تصدیق کی جائے کہ مال وباؤں اور امراض سے محفوظ ہے۔

سیلس ڈائرکٹری

سیلس ڈائرکٹری کی ایک جلد دفتر چیف کنٹرولر درآمد و برآمد کے کمرۂ اطلاعات میں رکھ دی گئی ہے۔ اس ڈائرکٹری میں غیر ممالک کے تجارتی اداروں کے متعلق مفید اور تازہ اطلاعات درج ہیں۔ پاکستان کے تاجر اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

لوہا اور فولاد درآمد کرنے والوں کے لئے اہم اطلاع

لوہا اور فولاد درآمد کرنے والے تمام تاجروں کو سامان کے داخلہ کی بلٹیاں اور بیجکوں کی نقول افسران محصول کے سامنے پیش کرنے سے قبل ان کو آئرن اینڈ اسٹیل کنٹرولر یا ڈائرکٹر آف ڈیولپمنٹ چاٹگام کے سامنے پیش کرنی چاہئیں۔

منی آرڈر سروس

پاکستان سے خلیج فارس کی برطانوی پوسٹل ایجنسیوں کے لئے منی آرڈر کی براہ راست سروس یکم ستمبر ۱۹۴۹ء سے جاری ہو گئی ہے۔

ہندوستانی ڈاک کے ٹکٹ

حکومت پاکستان نے ہندوستانی ڈاک کے ان عام اور سروس ٹکٹوں کی فروخت و استعمال کو یکم نومبر ۱۹۴۹ء سے ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جن پر پاکستان چھپا ہوا ہے۔

موٹر گاڑیوں کا بیمہ

موٹر گاڑیوں ایکٹ ۱۹۳۹ء کی دفعات کی رو سے ان موٹر گاڑیوں کے علاوہ جو مرکزی اور صوبائی حکومتوں کسی پاکستانی ریاست یا مرکزی صوبائی اور ریاستی حکومتوں کے اجازت یافتہ مقامی حکام کے قبضہ میں ہوں۔ باقی تمام موٹر گاڑیوں کا بیمہ کرانا لازمی ہے۔

جنگ عظیم کے نقصانات کے مطالبے!

پاکستان کے جن اشخاص اور کمپنیوں کا جنگ عظیم کے نتیجے کے طور پر یورپ یا مشرق بعید کی جنگ میں حصہ لینے والے یا آزاد کئے ہوئے ممالک کے اشخاص یا کمپنیوں کے خلاف اپنا کوئی مالی یا املاکی مطالبہ ہو انہیں اپنا مطالبہ رجسٹرڈ کرانے کے لئے وزارت تجارت و تعمیرات (شعبہ تجارت) کو ۱۵ نومبر ۱۹۴۹ء سے قبل درخواست دینی چاہیئے۔

کہ چتوڑ کی مہارانی پدمنی کے غیر معمولی حسن کا شہرہ سن کر علاؤ الدین خلجی اس کے حاصل کرنے کے لئے بیتاب ہوگیا اور اس نے اودے پور کے رانا پر غلبہ پاکر پدمنی کو اپنے قبضہ میں لانے کی کوشش کی۔ حالانکہ بعد کی تحقیق نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ واقعہ بھی سرتاپا غلط۔ بے بنیاد اور محض مندی شاعروں کے دماغ کی اُپج اور بناوٹ ہی کا نتیجہ تھا۔ مگر منوچی صاحب ان سے بھی دو قدم آگے نکل گئے۔ اور وہ پدمنی کو اکبر کے زمانہ میں کھینچ لائے اور پہلے تو اسے جیمل کی بیوی بنایا حالانکہ جیمل تو محض رانا کا ایک جرنیل تھا نہ کہ پدمنی کا خاوند اور اودے پور کا راجہ۔ پھر اکبر کو چتوڑ پر کامل بارہ برس تک سر کھوڑنے اور پھر بھی ناکام ہونے کی کہانی سناتے ہیں۔ حالانکہ سکول کے ادنیٰ درجہ کے طالب علم بھی جانتے ہیں کہ شہنشاہ اکبر کے عساکر نے جب چتوڑ پر حملہ کرنے کے لئے دہلی سے قدم بڑھایا تو ریاست میواڑ کے رانا اودے سنگھ نے یہ سنتے ہی راہِ فرار اختیار کر کے کہیں دور پہاڑوں میں جاکر اپنا آپ چھپا لیا تھا اور اکبر کی فوجوں کا مقابلہ اس کے سردار جیمل نے کیا تھا اور جیمل کے مارے جانے پر چتوڑ پر اکبر کا قبضہ ہوگیا۔ نہ صرف چتوڑ پر بلکہ رنتھمبور اور جیسلمیر کے قلعوں پر بھی اکبری فوج مسلط ہو گئی تھی اور یہ سب کچھ سال یا ڈیڑھ سال کے اندر ہی اندر ظہور میں آگیا۔ اودے سنگھ کے مرجانے کے بعد اس کے لڑکے پرتاپ نے چتوڑ پر قبضہ جمانے کے لئے بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے مگر اسے بھی ناکامی و نامرادی ہی کا سامنا کرنا پڑا اور وہ مرتے وقت بھی یہ حسرت دل کی دل میں ہی لے گیا۔

منوچی نے اکبر کے متعلق اور بھی بہت کچھ لکھا ہے جو اسی طرح سرتاپا لغو بے ہودہ اور بے سند اور بے ثبوت ہے۔ مگر تاہم ایک واقعہ اس کی زبانی سے اور سن لیجئے۔ شہنشاہ اکبر کے حملہ دکن کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

"اس کے اکبر نے اپنی عنانِ توجہ احمد نگر کی طرف پھیری۔ جس پر ان دنوں چاند بی بی حکومت کرتی تھی۔ یہ شہزادی بہت بہادری سے لڑی۔ لیکن آخر رسد کی کمی نے اسے قلعہ حوالہ کر دینے پر مجبور کر دیا۔ ...... قلعہ کی فتح کے بعد اس کے حسن دلآویز کو دیکھ کر اس پر عاشق ہوگیا۔ اور آخر اسے اپنی حرم سرا میں داخل کر لیا۔" (صفحہ ۱۰۸)

ہم حیران ہیں کہ کن لفظوں میں اس دروغ گو اور کاذب کی دروغ بافیوں پر اظہار نفرین کریں جو بغیر کسی سند ثبوت اور دلیل کے جھوٹ پر جھوٹ بولتا چلا جاتا ہے اور مسلمانوں کی معزز و محترم ہستیوں پر ناواجب و ناروا بہتان باندھنے میں مطلق نہیں ہچکچاتا۔ اس میں شک نہیں کہ اکبر نے دکن میں جاکر اسلامی ریاستوں پر حملہ کیا۔ اس کا چاند بی بی سے بھی مقابلہ ہوا۔ مگر یہ سراسر بہتان ہے کہ اکبر اس پر عاشق ہوگیا اور بعد میں اس کو اپنے حرم میں داخل کر لیا۔ کیونکہ امر واقعہ یہ ہے کہ چاند بی بی کو خود عین جنگ کے دنوں میں اس کے اپنے نمک حرام ملازم سپاہیوں نے قتل کر دیا تھا اور اس کے قتل ہوجانے کے نتیجہ میں ہی اکبر کو فتح نصیب ہوئی۔ اگر وہ زندہ رہتی تو شہنشاہ اکبر کا اس سے پیش پا جانا بہت مشکل اور دشوار تھا۔

درخواستہائے دعاء

میرے والدین بمقام شہر جھانسی ہندوستان میں مقیم ہیں۔ اطلاع آنے پر معلوم ہوا ہے کہ میری والدہ صاحبہ سخت بیمار ہیں اور زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

ڈاکٹر ایم ایس احمدی تیغ بہادر راولپنڈی

میں بعض مشکلات میں مبتلا ہوں احباب میرے اور میری اولاد کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دینوی اور دینی کامیابی عطا فرماوے۔

م عبدالحکیم احمدی درگا نوالی ڈاکخانہ رسول پور براستہ شہر سیالکوٹ

ایک ضروری اعلان

جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کی ایک مالی کانفرنس زیر صدارت مولوی عبدالباری صاحب ناظر بیت المال ربوہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۹ء بروز سوموار بعد نماز فجر جامعہ احمدیہ شہر سیالکوٹ میں منعقد ہوگی۔ پریذیڈنٹ اور سیکرٹری صاحبان اپنی جماعت کا چندہ ہر قسم کا اپنے ہمراہ لیتے آویں۔ اور یہاں ناظر صاحب بیت المال کو ادا کر دیویں۔ ان کو رسید ادا ہوگی۔ چندہ یہاں مل جاوے گی۔ کیونکہ ابھی تک ڈاکخانہ ربوہ میں تقسیم منی آرڈر کا کوئی انتظام نہیں ہوا۔ اور جماعتوں کا چندہ وہاں رکا ہوا ہے اپنی اپنی جماعت کا مجوزہ بجٹ اور جو چندہ وہ اب تک مرکز میں ادا کر چکے ہیں۔ اس کا حساب ہمراہ لاویں۔

صاحبزادہ میاں ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور اس اجلاس میں خدام الاحمدیہ کے نوجوانوں کو ان کے فرائض اور ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلائیں گے۔ سب خدام اس میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔

(امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ)

ضروری اعلان

مکرم جناب چوہدری محمد حسین صاحب پولیس ٹرانسپورٹ سول لائن گوالمنڈی ۱۳ لاہور نے مکرم شیخ غلام مجتبےٰ صاحب ولد شیخ غلام محمد صاحب سابق ملازم دواخانہ نور الدین لاہور کے خلاف مبلغ ۳۰۰/- روپے کا دعوےٰ کیا ہے۔ مدعا علیہ کو بذریعہ الفضل پیروی مقدمہ کے لئے اطلاع دی گئی تھی مگر وہ پیروی کے لئے تاریخ مقررہ پر نہیں آئے۔ جس پر زیر آرڈر ۶۲ یکطرفہ سماعت کر کے مبلغ ۱۵۰/- روپے کی ڈگری بحق مدعی بخلاف مدعا علیہ دی گئی ہے۔ اگر مدعا علیہ یہ یکطرفہ فیصلہ منسوخ کرانا چاہیں تو تیس ۳۰ یوم تک درخواست بھیج سکتے ہیں۔

(ناظم قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

والدہ مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ سلسلہ کی والدہ محترمہ بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ عبداللطیف احمد رتن باغ لاہور

مشرق قریب کے مسائل کا حل تجارتی تعاون میں مضمر ہے

مسٹر غلام محمد سے ترک صحافی کی ملاقات

انقرہ کے ایک روزنامہ "الس" میں ترکی کی ایک خاتون صحافی کا ایک مقالہ شائع ہوا ہے۔ جنہوں نے لندن میں پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد سے حال میں ملاقات کی تھی۔ اس ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے موصوفہ لکھتی ہیں:

"پاکستانی وزیر خزانہ کی رائے میں مشرق قریب اور خصوصاً اسلامی ممالک کی نجات آپس میں اقتصادی تعاون میں مضمر ہے موصوف ۲۵ نومبر کو کراچی میں منعقد ہونے والی ممالک اسلامیہ تجارتی کانفرنس کو اس تعاون کے لئے بہت اُمید افزا اور نہایت امدادی ذریعہ قرار دیتے ہیں۔ اس کانفرنس میں ترکی، افغانستان، مصر، ایران، شام، عراق، یمن، سعودی عرب اور مشرق اردن کے نمائندے شریک ہوں گے۔

وزیر موصوف نے اُمید ظاہر کی۔ کہ یہ کانفرنس محض علاقہ جاتی مسائل تک محدود نہ رہے گی۔ بلکہ اسلامی ممالک کے سیاسی، عمرانی اور ثقافتی تعلقات کو اور زیادہ مضبوط بنانے میں بھی ممد و معاون ثابت ہوگی۔ ان اسلامی ممالک میں واقعات کی رفتار اور اپنے متعلقہ مفاد کی وجہ سے اب تک بیگانگی باقی ہے۔ موصوف کو اُمید ہے کہ تین سو ٹیکنیکل اور تجارتی ماہرین اور صناع اس کانفرنس میں مندوبین کی حیثیت سے شرکت کریں گے۔ کراچی میں ایک عالمگیر صنعتی نمائش بھی ہوگی۔ اور اس کانفرنس میں شرکت کرنے والے ہر ملک میں اسی طرح ہر سال یکے بعد دیگرے نمائش ہوا کرے گی۔"

اعلان ضروری

مکرم صوبیدار میجر محمد سعید صاحب چک لالہ ضلع راولپنڈی نے اپنی اہلیہ مرحومہ مسماۃ اقبال بیگم صاحبہ کی امانت مبلغ دو ہزار روپیہ طلب کی ہے مرحومہ کی اولاد نہ ہونے سے موصوف کو یہ روپیہ دے دینے کے لئے لکھ بھیجا ہے۔ اگر مرحومہ کے والدین یا دادا دادی بقید حیات ہوں۔ تو وہ ایک ماہ کے اندر اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں۔ اور اگر مرحومہ کے ذمہ کسی کا قرضہ ہو۔ تو وہ بھی تیس یوم تک اطلاع دیں۔ ورنہ ایک ماہ کے بعد اس کے متعلق شرعی فیصلہ صادر کر دیا جائے گا۔

(ناظم قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

اپنی رقم کی واپسی کا مطالبہ حج بکنگ افسر سے کریں

کراچی ۱۴ ر اکتوبر - جن زائرین نے سعودی عرب کے لازمی مطالبات مبلغ ۳۷۳ روپے ۶ آنے میسرز نیدر لینڈس ٹریڈنگ سوسائٹی کے پاس جمع کر دئیے تھے لیکن جہاز روانہ نہ ہو سکے۔ انہیں چاہیئے کہ اس رقم کی واپسی کے مطالبہ کی درخواست حج بکنگ افسر کراچی یا پورٹ حج آفس چاٹگاؤں کے اکاؤنٹس افسر کے یہاں جہاں کہیں بھی انہوں نے مذکورہ رقم جمع کی ہو داخل کر دیں۔ جو زائرین روانگی کی بندرگاہ پر یا جہاز پر اور یا جدہ میں مزید سفر کرنے سے قبل ہی فوت ہو گئے ہیں ان کے ورثاء کو چاہیئے کہ وہ اسی قسم کی درخواست مذکورہ بالا متعلقہ افسر کے یہاں دے دیں۔

مطالبہ واپسی کی درخواستوں میں اس رقم کے متعلق میسرز نیدر لینڈس ٹریڈنگ سوسائٹی کی دی ہوئی رسید کا نمبر اور اس کی تاریخ کا درج ہونا ضروری ہے۔ سعودی عرب کا سفارتخانہ مطالبہ واپسی کی کوئی درخواست نہیں قبول کرے گا۔

چھبیس ۲۶ میل کی بلندی سے خبریں

واشنگٹن ۱۴ ر اکتوبر - نیشنل جیوگرافیکل سوسائٹی نے ایک لاکھ چھبیس ہزار فیٹ یا چھبیس ۲۶ میل کی بلندی سے نئی معلومات حاصل کی ہیں۔ اس ریکارڈ بلندی پر سوار کھڑے ہوئے پنسلوینیا کے اوپر پانچ آزاد غبارے پہنچے جو ساڑھے گیارہ پونڈ وزنی آلات لئے ہوئے تھے۔ اس سے پہلے کا ریکارڈ ایک لاکھ ۲۸ ہزار فٹ کا تھا۔ ایک خاص بلندی پر پہنچ کر جب غبارے پھٹے تو آلات چھتریوں پر گر پڑے۔ (اسٹار)

روسی لیبر کیمپوں میں ۷ ہزار یونانی

ایتھنز ۱۴ ر اکتوبر - یہاں باوثوق حلقوں نے انکشاف کیا ہے کہ بحیرہ خزر کے نزدیک جبری مزدوروں کے ایک کیمپ میں ۱۴ ہزار یونانی باشندوں کو روسی جیورجیا کی جمہوریہ میں واقع اپنے گھروں سے بجبر پہنچا دیا گیا ہے ان یونانیوں کے (جن میں ۱۲ ہزار ایسے یونانی بھی شامل ہیں جن کے پاس ابھی تک یونانی پاسپورٹ ہیں۔ گو کہ وہ روس میں رہتے ہیں اور کام کر رہے ہیں) ساتھ جو طرز عمل روا رکھا گیا ہے۔ یونانی حکومت نے اس کے خلاف تین بار احتجاج کیا۔ لیکن تینوں بار سے نظر انداز کر دیا گیا۔ اس کے بعد یہ انکشاف کیا گیا ہے۔ روس سے موصول شدہ اطلاعات ظاہر ہیں کہ ۱۳ جون کی رات کو انہیں گرفتار کر کے ایک ایک ڈبہ میں ستر ستر افراد کو ٹھونس کر جنوبی ترکستان میں اجتماعی کاشت کے کھیتوں میں پہنچا دیا گیا وہاں وہ اب خیموں میں رہتے ہیں اور انہیں کوئی مزدوری بغیر ان سے غلہ اور روئی کی فصل کٹوائی جاتی ہے۔ مبصروں کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ وہ شاید ہی موسم سرما گزار سکیں۔ (اسٹار)

لنکا کے لئے پاکستان کے مویشی

کولمبو بذریعہ ڈاک ۱۴ ر اکتوبر - حکومت لنکا کی درخواست پر حکومت پاکستان نے ۴۴ عدد بیل اور گائیں نیز ۹ عدد بچھڑے بھیجے ہیں۔ یہ مویشی بذریعہ ایس ایس ایرہ ۴ ہم ر اکتوبر کو کولمبو پہنچے۔ انہیں سرکاری فارموں میں بھیجا جائے گا۔ جو لیسے

بہاولپور سے گیہوں کی برآمد

بغداد الجدید ۱۴ ر اکتوبر - حکومت پاکستان کے دئیے ہوئے ایک آرڈر کے مطابق ریاست سے اب تک پچاس ہزار ٹن گیہوں برآمد کیا جا چکا ہے۔ ابھی ۲۶ ہزار ٹن گیہوں یہاں برآمد کے لئے موجود ہے۔ (اسٹار)

اعلیٰ ملازمتوں میں عمر کی رعایت کم اکتوبر ۱۹۵۰ء تک ہے

کراچی ۱۴ ر اکتوبر - حکومت پاکستان نے پچھلے سال فیصلہ کیا تھا کہ اعلیٰ مرکزی ملازمتوں میں سابق فوجی مقابلہ کا امتحان دے کر داخل ہو سکتے ہیں اور ان کے لئے عمر کی پابندی بڑھا کر ۳۰ سال کر دی گئی تھی۔ جنوری ۱۹۴۹ء میں ہونے والے اعلیٰ مرکزی ملازمتوں کے امتحان جن میں عام طور پر عمر کی پابندی ۲۴ سال تھی سابق فوجیوں کو انکی جنگ کی ملازمت کو مدت کو محفوظ رکھتے ہوئے اس امتحان میں زیادہ سے زیادہ چار سال کی رعایت دی گئی تھی حکومت پاکستان نے اب فیصلہ کیا ہے کہ عمر کی پابندی کے سلسلہ میں موجودہ رعایتیں یکم اکتوبر ۱۹۵۰ء تک دی جائیں گی اور تاریخ مذکور کے بعد نہ مل سکیں گی۔

مقامات پر ہیں جہاں بارش بہت کم ہوتی ہے لنکا کے باشندوں اور اخبارات نے پاکستان سے ان مویشیوں کی آمد کو بہ نظر تحسین دیکھا ہے۔ متعدد اشخاص اس قسم کے مزید مویشیوں کو منگانے کے خیال سے ان مویشیوں کو اس مقام پر دیکھنے گئے ہیں جہاں یہ زیر نگرانی رکھے گئے ہیں۔

لنکا کے ہندوستانیوں کا حق رائے دہی

کولمبو ۱۴ ر اکتوبر - لنکا کی ہندوستانی کانگرس لنکا کے آئین میں بعض مجوزہ ترمیموں کے پیش نظر اپنی راہ عمل مقرر کرنے کے لئے عنقریب ہی ایک اجلاس منعقد ہو گا۔

کانگرس کا خیال ہے کہ مجوزہ ایک ترمیم کی وجہ سے لنکا میں آباد ہندوستانی حق رائے دہی سے محروم ہو جائیں گے۔ کیونکہ انہیں ہندوستانی اور پاکستانی شہریت کے ایکٹ کے تحت لنکا کی شہریت کے متعلق فیصلہ کرنے کے لئے دو سال کا عرصہ دیا گیا ہے۔ (اسٹار)

علم الاخلاقیات

لندن ۱۴ ر اکتوبر - ایک باشندہ بلجیم فادر بلے رسل نے ایک کتاب لکھی ہے جس کو نو آبادی علم الاخلاقیات کا کتابچہ بتایا گیا ہے۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ وہ تمام نسلی تعصبات کے سراسر مخالف ہیں۔ (اسٹار)

روس اپنی سرحدوں کو صاف کر رہا ہے

لندن - ۱۵ اکتوبر - ان اطلاعات کو روس کے مسلمانوں کو جنوبی روس سے ہٹا کر شمالی مشرقی روس کے دور دراز علاقوں میں بھیجا جا رہا ہے اور ایتھنز کے اس انکشاف کو کہ روسی جارجیا کے یونانیوں کو بحرہ کیسپین کے نزدیک کیمپوں میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ یہاں اس امر کا اظہار سمجھا جا رہا ہے روسیوں نے اپنی سرحدوں کی صفائی کی پالیسی کو شدید تر کر دیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ روس اپنی ان سرحدوں پر جن کے ساتھ اس کے پھٹو ملکوں کی سرحدیں نہیں ملتی ہیں۔ ایسے تمام لوگوں کو ہٹا دینے کا ارادہ رکھتا ہے۔ جن کی وفاداری سو فیصدی یقینی نہیں ہے اور جن میں غیر سوویٹ ہمسایوں کے ساتھ مذہبی یا نسلی ہمدردی کے نشانات پائے جاتے ہیں۔ اخبار ٹائمز کے سفارتی نامہ نگار نے آج انکشاف کیا ہے کہ معتبر اطلاعات کے مطابق اوڈیسا اور کریمیا کے بہت سے یونانی باشندوں کو اور کاکیشیا کی ترک، ایرانی اور آرمینائی اقلیتوں کو بھی وہاں سے ہٹا دیا گیا ہے۔

نامہ نگار نے لکھا ہے "اس اخراج کا مقصد یقینی طور پر یہ ہے کہ روسی سرحدوں کو ایسے تمام لوگوں سے پاک کر دیا جائے جو خارجی دنیا سے جذباتی یا نسلی رشتے رکھتے ہیں۔ وہ کتنے ہی کمزور کیوں نہ ہوں۔ یہ "بورژوائی ہر دیسی پن" کے خلاف تحریک کا یہ ایک حصہ ہے۔"

"ٹائمز" نے لکھا ہے کہ ۱۹۳۷ء میں اطلاع ملی تھی کہ کئی ہزار یونانیوں کو سائیبیریا بھیج دیا گیا تھا جہاں ان کی بڑی تعداد ہلاک ہو گئی اور ان یہودیوں کو جو یوکرائن میں آباد ہو گئے تھے بیرو دن بدجان منتقل کر دیا گیا تھا۔ (اسٹار)

مشترکہ سرمائے کی کمپنیوں کے متعلق اعداد و شمار

کراچی ۱۵ ر اکتوبر - جنوری ۱۹۴۸ء تا نہایت اپریل ۱۹۴۸ء کی بابت اور مئی ۱۹۴۸ء تا نہایت جولائی ۱۹۴۸ء کی بابت مشترک سرمائے کی کمپنیوں کے متعلق ماہانہ اعداد و شمار حکومت پاکستان کے محکمہ تجارتی اطلاع اور اعداد و شمار نے شائع کر دئیے ہیں ان مطبوعات میں مشترک سرمائے کی ان کمپنیوں کے متعلق اطلاعات درج ہیں جو پاکستان اور ریاست بہاولپور میں جنوری ۱۹۴۸ء اور جولائی ۱۹۴۸ء کے درمیان بطور کارپوریشن منظم ہوئی ہیں

یہ مطبوعات اسسٹنٹ مینجر سنٹرل پبلیکیشن برانچ کراچی یا ان دوسرے ایجنٹوں سے قیمتاً حاصل ہو سکتی ہیں جن کے پاس حکومت پاکستان کی مطبوعات ملتی ہیں۔

بہاولپور میں مسلم لیگ کی تنظیمی کمیٹی

بغداد الجدید ۱۴ ر اکتوبر - کل پاکستان مسلم لیگ نے بہاولپور میں مسلم لیگ کی تنظیم کرنے کے لئے جو ریاست کی تنظیمی سب کمیٹی مقرر کی تھی توقع ہے کہ ۱۶ ر اکتوبر کو اس کا یہاں اجلاس منعقد ہوگا۔ خان محمود ٹ اس کی صدارت کریں گے۔ (اسٹار)

پاکستانی صنعتی مالیاتی کارپوریشن

مالیاتی امداد کیلئے درخواستوں کی طلبی

پاکستانی صنعتی مالیاتی کارپوریشن مالیاتی امداد دینے کے لئے ان پاکستانی صنعتی اداروں سے درخواستیں طلب کرتا ہے جو پاکستان انڈسٹریل فائننس کارپوریشن ایکٹ (اجاری شدہ ۱۹۴۹ء) کی مندرجہ ذیل دفعہ ۲ (سی) کے مطابق ہوں۔ کوئی پبلک لمیٹڈ کمپنی یا کوآپریٹو سوسائٹی جو کسی منظور شدہ ایکٹ یا مروجہ قانون کے ماتحت جاری ہوئی ہو اور پاکستان میں رجسٹرڈ ہو۔ نیز سامان بنانے یا تیار کرنے یا کانکنی یا بجلی یا کوئی دوسری طاقت پیدا کرنے یا اسے تقسیم کرنے کا کام کرتی ہو۔ پبلک لمیٹڈ کمپنی یا کوآپریٹو سوسائٹی کے علاوہ دیگر صنعتی اداروں کی درخواستوں پر غور نہ کیا جائے گا۔ درخواست کے ساتھ مندرجہ ذیل تفصیلات بہم پہنچانی چاہئیں۔

(۱) میمورنڈم اینڈ آرٹیکلس آف ایسوسی ایشن۔ (۲) اس سے قبل کے شائع کردہ حسابات آمد و خرچ اور حسابات نفع و نقصان (۳) مکمل ادا شدہ حصوں کا سرمایہ (۴) اثاثہ بشمول رواں اثاثہ (۵) ذمہ داریوں کی حدود اور مقدار (۶) وہ خصوصی مقصد جس کے لئے قرضہ ضرورت ہے۔ وقتاً فوقتاً سرمایہ کے حصے حاصل کرنے کے لئے ادارہ کی کوششوں۔ ان کوششوں کی نوعیت اور اس سلسلہ میں عوام کی طرف سے ہمت افزائی کی تفصیلات۔

درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجنی چاہئیں۔ مینجنگ ڈائرکٹر پاکستانی صنعتی مالیاتی کارپوریشن پوسٹ بکس نمبر ۱۶۹ کراچی۔

فرمانروائے بہاولپور کا پر زور خیر مقدم

بغداد الجدید ۱۴ ر اکتوبر - منگل کے روز جب امیر بہاولپور انگلستان سے یہاں پہنچے تو ان کا پر جوش خیر مقدم کیا گیا۔

ہزاروں آدمی پلیٹ فارم پر جمع تھے اور فرمانروا کے گلے میں ہار ڈالنے کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے رہے۔ (اسٹار)